روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

روزِ محشر

اور

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترتیب و تخریج

اَجمل علی مجدّدی

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695 -042

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	روزِ محشر اور شانِ مصطفی ﷺ
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تخریج	:	اَجمل علی مجدّدی
نظرِ ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	مارچ 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/140 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/۷۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۴-۶۷-۱۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

مشتملات	صفحہ
پیش لفظ	۹
۱۔ قبرِ انور سے ظہور میں اوّلیت	۱۲
۲۔ ستر ہزار فرشتوں کے جَلو میں ظہور	۱۴
۳۔ براق پر تشریف آوری	۱۵
۴۔ بنی نوع اِنسان کے قائد ﷺ	۱۶
۵۔ اُمتِ محمدی ﷺ کی تمام اُمتوں پر عددی کثرت	۱۸
۶۔ روزِ محشر لواءِ حمد کے علم بردار	۲۲
۷۔ جملہ انبیاء و اُمم کا آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونا	۲۳
۸۔ جملہ انبیاء علیھم السلام کی قیادت و سیادت کا شرف	۲۴
۹۔ تمام پیغمبروں اور اُمتوں پر گواہ	۲۴
۱۰۔ انبیاء کرام علیھم السلام اور تمام اُمتوں کا حضور ﷺ سے استغاثہ	۲۵

مشتملات	صفحہ
۱۱۔ اہلِ محشر کو نجات کی بشارت دینے والے	۲۶
۱۲۔ پل صراط سے گزرنے میں اوّلیت کا شرف	۲۷
۱۳۔ پل صراط، میزان اور حوضِ کوثر پر اُمت کی غمگساری	۲۷
۱۴۔ کلماتِ حمد اور خصوصی نداء کا عطا کیا جانا	۲۹
۱۵۔ اوّلین و آخرین کا حضور ﷺ کی مدح سرائی کرنا	۳۱
۱۶۔ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریزی کا شرفِ اوّلین	۳۲
۱۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو خلعتِ فاخرہ کا پہنایا جانا	۳۳
۱۸۔ مقامِ محمود کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہونے کا شرف	۳۴
(۱) مقامِ محمود، مقامِ شفاعت ہے	۳۵
(۲) حضور نبی اکرم ﷺ کا عرش پر تشریف فرما ہونا	۴۴
اِجلاس علی العرش کے منکرین کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	۷۶
(۳) عرش کے دائیں طرف قیام	۸۲
اِجلاس اور قیام کی روایات میں تطبیق	۸۵
(۴) مقامِ محمود حضور ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی یا رسول کو حاصل نہیں ہوگا	۸۶

مشتملات	صفحہ
۱۹۔ شفاعت میں اوّلیت کا شرف	۸۷
۲۰۔ شفاعتِ کبریٰ کے شرفِ عظیم کا حصول	۸۸
شفاعت کے مقامات	۹۵
(۱) شفاعتِ عامہ	۹۶
(۲) بلاحساب و کتاب لوگوں کو جنت میں داخل فرمانا	۱۰۲
(۳) عذاب کے مستحق اُمتیوں کو جنت میں داخل فرمانا	۱۰۸
(۴) اُمتیوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمانا	۱۱۲
(۵) جنت میں درجات کی بلندی کے لئے شفاعت	۱۱۶
(۶) خصوصی اعلانات اور وعدوں کا پورا فرمانا	۱۲۱
۲۱۔ خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ	۱۲۵
۲۲۔ عظمت و شرف اور جنت کی کُنجیاں عطا کیا جانا	۱۲۹
۲۳۔ جنت کے افتتاح کا اعزاز	۱۲۹
۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال	۱۳۲
۲۵۔ حوضِ کوثر کا عطا کیا جانا	۱۳۵
❁ مآخذ و مراجع	۱۴۳

پیش لفظ

تحریک منہاج القرآن ہر مسلمان کے قلب و ذہن میں یہ فکر راسخ کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں حضور رحمتِ دو عالم ﷺ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے میں ہیں۔ آپ کی نسبت کے استحکام اور واسطے کے بغیر دنیا میں کوئی عزت و سرفرازی نصیب ہوسکتی ہے نہ آخرت میں نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانیِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی کوئی تحریر اور تقریر عشق و محبتِ رسول ﷺ، آپ ﷺ کی عظمتوں کے بیان اور نسبتِ رسالت کو مستحکم کرنے کی دعوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

حضور رحمتِ دو عالم ﷺ کی شان، عظمت اور فضائل کا تذکرہ ہر مومن کے دل کو مسرت و شادمانی سے سرشار کر دیتا ہے اور نسبتِ رسول ﷺ کو مستحکم کرکے حُب و اِطاعتِ رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کر دیتا ہے۔ جو مسلمان اِس کیفیت سے محروم ہو، آپ کے فضائل و کمالات اور عظمتِ شان کے اِظہار سے اِنقباض محسوس کرتا ہو، اُسے اپنے دعوائے محبت کا اَز سرِ نو جائزہ لے کر اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

علامہ زرقانی شرح المواھب اللّدنیّۃ میں فرماتے ہیں:

”اہلِ محبت کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے محبوب کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں، نہ تو وہ اسے ترک کرنا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے اکتاتے ہیں۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے والا آپ ﷺ کے ذکر مبارک سے لذت اور روحانی کیف محسوس کرتا ہے۔“

سطحی علم کے حامل، تنگ نظر اور کم فہم مبلغین نے گزشتہ دو صدیوں سے

مسلمانوں کو ایک المیے سے دو چار کر رکھا ہے۔ وہ عقائد جو قرنِ اَوّل سے متفق علیہ تھے اور وہ اَعمال جن پر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کے سوادِ اعظم کا تعامل چلا آ رہا تھا، انہیں محلِ نزاع بنا کر ان مبلغین نے اہلِ اسلام کو فکر و عمل کے انتشار میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کی سب سے خطرناک اور غارت گرِ ایمان کوشش یہی رہی ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو کم سے کم کرکے بیان کیا جائے۔ حضور ﷺ کے فضائل و خصائص اور کمالات کی روایات پر جرح و تنقید کرنا یا ان پر پردہ ڈالنا شاید ان کے نزدیک توحید پرستی کے لوازمات میں سے ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی آغازِ تحریک سے ہی اس ایمان سوز فکر و عمل کے خلاف جہدِ مسلسل میں مصروف ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ'' اُن کی اِسی سعیِ مشکور کی مظہر ہے، جس میں میدانِ حشر کی ہولناکیوں میں سید دو عالم حضور نبی اکرم ﷺ کے شفاعت بخش اور فرحت افزا جھونکوں کا ذکر ہے۔ اَحکَمُ الحاکمین کے دربار میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت، شفاعتِ کبریٰ اور اِختیاراتِ وہبیہ کا ایمان افروز اور مدلّل تذکرہ ہے۔ یقیناً اس کے مطالعہ سے اہلِ محبت کے قلب و نظر روشن ہوں گے اور جبینیں بارگاہِ ایزدی میں اِظہارِ تشکر کے لیے جھک جائیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی اِس کتاب کو رحمتِ دو عالم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے اور آپ ﷺ کی محبت سے قلوب و اَذہان کو منور کرنے کا ذریعہ بنائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(پروفیسر محمد نصر اللہ معینی)

ڈائریکٹر رِیسرچ، FMRi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نبیِ آخر الزمان، سرورِ کائنات، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے خصائص مطہرہ سے نوازا، جو منفرد اور بے مثال ہی نہیں بلکہ اعلیٰ ترین بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ خصائصِ عُلیا قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اِن خصائص و امتیازات کے سبب ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ خصائص اِس قدر اَرفع و اَعلیٰ ہیں کہ اِن کے فہم سے ہماری ناقص عقل عاجز ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کی رفعتِ شان حقیقتاً روزِ محشر عیاں ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اِنہی خصائص و امتیازات کے سبب جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے امام اور تمام نوعِ انسانی کے قائد ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے جلو میں براق پر سوار ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ رحمت میں حمدِ الٰہی کا پرچم ہوگا اور اِس کے سائے میں اولین و آخرین صفیں باندھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد و ثنا بیان کر رہے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش پر اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب لباسِ فاخرہ زیبِ تن فرمائے جلوہ افروز ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عرش پر خصوصی نشست کا اہتمام کیا جائے گا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف فرما ہوں گے۔ یہی وہ دن ہے جب تمام اُمتیں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی خواستگار ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعتِ کبریٰ کا اختیار دیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اُمَمِ سابقہ کی بالعموم اور اپنی اُمت کی بالخصوص شفاعت فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت کی کنجیاں عطا کی جائیں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دستِ اقدس سے جنت کا افتتاح فرمائیں گے، بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا کیا جائے گا، پیاسوں کو کوثر کے جام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے واسطے سے پلائے جائیں گے۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ دوسرے انبیاء کرام

علیھم السلام کے مقابلے میں آپ ﷺ کی اُمت کی کثیر تعداد جنت میں داخل ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ. (۱)

’’سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اِسے کھولے گا اور مجھے اِس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا۔‘‘

روزِ محشر آپ ﷺ کے ظاہر ہونے والے دیگر خصائص و امتیازات حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ قبرِ انور سے ظہور میں اَوّلیت

روزِ محشر سب سے پہلے حضور رحمتِ عالم ﷺ کی قبرِ انور شق ہوگی اور

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب فضل النبي ﷺ، ۵: ۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶

۲۔ دارمي، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۷

آپ ﷺ سب انسانوں سے پہلے قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا.(۱)

”جب لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں (قبرِ انور سے) باہر آؤں گا۔“

۲۔ حدیثِ مذکورہ درج ذیل الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ.(۲)

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب فضل النبي ﷺ، ۵: ۵۸۵، رقم: ۳۶۱۰

۲۔دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۳۔ أبو يعلى، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰

۴۔ قاضی عیاض، الشفا، ۱: ۱۲۷

۵۔ بیهقی، دلائل النبوة، ۵: ۴۸۴

۶۔ بغوی، شرح السنة، ۱۳: ۲۰۳، رقم: ۳۶۲۴

۷۔ سیوطی، الخصائص الكبریٰ، ۲: ۳۷۷

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني اسرائيل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸

۲۔ أبو داود، السنن، كتاب السنة، باب في التخير بين الأنبياء، ۴: ۲۱۸، رقم: ۴۶۷۳

۳۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۰، رقم: ۴۳۰۸

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

’’میں سب سے پہلا (انسان) ہوں گا جس کے (باہر نکلنے کے) لیے (قبر کی) زمین شق ہوگی اور میں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا۔‘‘

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. (۱)

’’قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے پہلے میری قبر (مبارک) کھلے گی اور (مجھے اِس پر) فخر نہیں۔‘‘

۲۔ ستر ہزار فرشتوں کے جَلو میں ظہور

حضور نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اپنی قبر انور سے میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے۔ یہ بھی آپ ﷺ ہی کی ایک اختصاصی شان ہے۔

۱۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يَزِفُّونَهُ. (۲)

---

(۱) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۴۱، رقم: ۵۲

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۴۰۱، رقم: ۷۶۹۰

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۴۴، رقم: ۱۲۴۹۱

۴۔ بیهقی، شعب الإیمان، ۲: ۱۸۱، الرقم: ۱۴۸۹

(۲) ۱۔ دارمی، السنن، المقدمة، باب ما أکرم الله تعالی نبیه بعد موته، ۱: ۵۷، رقم: ۹۴

۲۔ ابن جوزی، الوفا بأحوال المصطفی ﷺ: ۸۳۳

۳۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۲۱۷

''(روزِ محشر) جب حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے زمین (قبر انور) شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے۔''

۲۔ امام قسطلانیؒ (۹۲۳ھ) نے امام نجار کی روایت سے تاریخ المدینة سے نقل کیا ہے:

إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يُوَقِّرُوْنَهُ.(۱)

''جب حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے زمین کو کھولا جائے گا تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے جو آپ ﷺ کی عزت و احترام کریں گے۔''

۳۔ براق پر تشریف آوری

روزِ محشر حضور نبی اکرم ﷺ میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے تو براق پر سوار ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمِ الْمَحْشَرَ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَأُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ.(۲)

...... ۴۔صالحی، سبل الهدیٰ والرشاد، ۱۲: ۴۵۲

(۱) قسطلانی، المواهب اللدنية، ۳: ۴۳۷، ۴۳۸

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۳: ۴۳، رقم: ۲۶۲۹

۳۔ طبرانی، المعجم الصغير، ۲: ۲۵۵، رقم: ۱۱۲۲

۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۴۶۹

۵۔ هیثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۳۳

’’تمام انبیاء علیہم السلام کو محشر میں اپنی قوم کے مومن اَفراد تک جانے کے لیے جانوروں کی سواریوں پر سوار کیا جائے گا اور حضرت صالح علیہ السلام کو اُن کی اونٹنی پر لے جایا جائے گا اور مجھے براق پر سوار کر کے لے جایا جائے گا۔‘‘

۴۔ بنی نوع اِنسان کے قائد

حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہوگا کہ آپ ﷺ روزِ محشر تمام بنی نوع انسان کی قیادت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ اس دُنیا میں بھی اولادِ آدم کے سردار ہیں اور روزِ حشر بھی اولادِ آدم کی سرداری کی خلعت آپ ﷺ ہی کو عطا کی جائے گی۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

’’روزِ محشر، میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔‘‘

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۶۔ قسطلانی، المواهب اللدنيه، ۳: ۴۳۷

۷۔ صالحی، سبل الهدی والرشاد، ۱۲: ۴۵۳

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا على جميع الخلائق، ۴: ۱۷۸۲، رقم: ۲۲۷۸

۲۔ ترمذي، السنن، کتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني اسرائيل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸

۳۔ أبو داود، السنن، کتاب السنه، باب في التخير بين الأنبياء علیهم السلام، ۴: ۲۱۸، رقم: ۴۶۷۳

۴۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الزهد، باب ذکر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۰، رقم: ۴۳۰۸

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۴۰، رقم: ۱۰۹۸۵

وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا. (۱)

’’اور میں اُس دن تمام لوگوں کا قائد ہوں گا جب وہ میرے پاس (شفاعت کی درخواست لیے) وفد بن کر آئیں گے۔‘‘

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. (۲)

’’قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی قبر سے باہر نکلوں گا، جب سب لوگ بارگاہِ ایزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ہی اُن کا پیشوا ہوں گا، جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں کلام کروں گا اور جب اُن کا حساب ہو گا تو میں ہی اُن کی شفاعت کروں گا، جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی اُن کو (نجات کی) خوشخبری دوں گا، بزرگی اور (جنت و رحمت کی) چابیاں اُس روز میرے ہی ہاتھ

(۱) ۱۔ دارمي، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۲۔ أبو يعلى، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰

۳۔ ديلمی، مسند الفردوس، ۱: ۴۷، رقم: ۱۱۷

۴۔ خلال، السنة، ۱: ۲۰۸، رقم: ۳۳۵

(۲) ۱۔ دارمي، السنن، المقدمة، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۰، رقم: ۴۸

۲۔ بيهقي، دلائل النبوة، ۵: ۴۸۴

۳۔ بغوي، شرح السنة، ۱۳: ۲۰۳، رقم: ۳۶۲۴

میں ہوں گی۔ میری عزت خدا کے نزدیک تمام اولادِ آدم سے زیادہ ہے۔ اُس روز ہزاروں خادم میرے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے، ایسا معلوم ہو گا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

۵۔ اُمتِ محمدی ﷺ کی تمام اُمتوں پر عددی کثرت

روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہو گا کہ اُس روز آپ ﷺ کی اُمت، تمام انبیاء علیہم السلام کی اُمتوں سے تعداد میں زیادہ ہو گی۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

’’ہر نبی کو ایسی نشانیاں عطا کی گئیں جنہیں دیکھ کر لوگ اُن کی نبوت پر ایمان لاتے اور مجھے جو نشانی دی گئی ہے وہ وحیِ الٰہی ہے (جو قیامت تک بصورتِ کتاب لفظاً وحرفاً محفوظ رہے گی)، پس مجھے اُمید ہے کہ روزِ محشر میرے پیروکاروں کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہو گی۔‘‘

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب كيف نزل الوحي وأول ما نزل، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۴۶۹۶

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد إلى جميع الناس، ۱: ۱۳۴، رقم: ۱۵۲

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۴۱، رقم: ۸۴۷۲

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

’’روزِ محشر میرے پیروکار تمام انبیاء علیھم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔‘‘

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

’’بیشک روزِ محشر میرے پیروکار تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔‘‘

۴۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ أنا أوّل النّاس يشفع في الجنة وأنا أكثر الأنبياء تبعا، ۱: ۱۸۸، رقم: ۱۹۶
۲۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۹: ۴، رقم: ۱۷۴۹۲
۳۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۲۵، رقم: ۳۱۷۸۱
۴۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۰۱، رقم: ۳۲۵

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، ۲: ۱۴۳۸، رقم: ۴۳۰۱
۲۔ ابن أبي شيبه، المصنف، ۶: ۳۰۹، رقم: ۳۱۶۸۱
۳۔ أبو يعلى، المسند، ۲: ۳۰۳، رقم: ۱۰۲۸
۴۔ عبد بن حميد، المسند، ۱: ۲۸۴، رقم: ۹۰۴

أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُکَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ. (۱)

''مجھ پر کچھ اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ اُن کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کیا میری اُمت یہی ہے؟ کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم ہیں۔ پھر کہا گیا: اُفق کی جانب دیکھئے۔ (میں نے دیکھا) تو ایک ایسی (کثیر) جماعت نظر آئی جس نے اُفق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا: اِدھر اور اُدھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھئے۔ میں نے دیکھا تو اُس جماعت نے ہر طرف سے اُفق کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا: یہ آپ کی اُمت ہے اور اُن میں ستر ہزار (وہ بھی ہیں جو) بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''

۵۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ - ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ - کے بارے میں فرمایا:

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الطب، باب من اکتوي أو کوی غيره وفضل من لم يکتو، ۵: ۲۱۵۷، رقم: ۵۳۷۸

۲۔ بخاري، الصحيح، کتاب الطب، باب من لم يرق، ۵: ۲۱۷۰، رقم: ۵۴۲۰

۳۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدليل علی دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱: ۱۹۹، رقم: ۲۲۰

۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۵: ۵۳، رقم: ۲۳۶۲۱

إِنَّكُمْ تَتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.(۱)

''تم ستر اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزز و مکرم تم ہی ہو۔''

۶۔ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.(۲)

''جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام اُمتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔''

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب التفسير، باب ومن تفسير سورة آل عمران، ۵: ۲۲۶، رقم: ۳۰۰۱
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۶۱، رقم: ۱۱۶۰۴
۳۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۹۴، رقم: ۶۹۸۷
۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۶۹، رقم: ۳۴۵۱۹

(۲) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فی صف اهل الجنه، ۴: ۶۸۳، رقم: ۲۵۴۶
۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۴، رقم: ۴۲۸۹
۳۔ دارمی، السنن، ۲: ۴۳۴، رقم: ۲۸۳۵
۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۷۔ ۳۵۵
۵۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۴۹۹، رقم: ۷۴۶۰

۶۔ روزِ محشر لواءِ حمد کے علم بردار

حضور نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن لواءِ حمد تھامے ہوں گے اور تمام انبیاء و رُسل کی اُمتیں اِس کے سائے تلے جمع ہوں گی۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ.(۱)

’’(روزِ محشر) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اِس پر کوئی فخر نہیں۔‘‘

۲۔ ایک اور روایت میں اس شان کا اظہار یوں فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ.(۲)

’’میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ بات فخریہ نہیں کہتا، اور سب

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ومن سورة بني اسرائيل، ۵: ۳۰۸، رقم: ۳۱۴۸
۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۰، رقم: ۴۳۰۸
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶
۴۔ أبو يعلى، المسند، ۴: ۲۱۵، رقم: ۲۳۲۸

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۹۸، رقم: ۶۴۷۸
۲۔ أبو يعلى، المسند، ۱۳: ۴۸۰، رقم: ۷۴۹۳
۳۔ ابن أبي عاصم، السنة، ۲: ۳۶۹، رقم: ۷۹۳
۴۔ مقدسی، الأحاديث المختارة، ۹: ۴۵۵، رقم: ۴۲۸
۵۔ هيثمي، موارد الظمآن، ۱: ۵۲۳، رقم: ۲۱۲۷

سے پہلے میری زمین شق ہوگی، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی، میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء ہوں گے۔‘‘

۷۔ جملہ انبیاء و اُمم کا آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونا

تمام مجمع خلائق میدانِ حشر میں حضور ﷺ کی شفاعت کا تمنائی ہوگا۔ اس وقت لوائے حمد آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس میں تھاما ہوگا اور جملہ انبیاء کرام کے جلو میں ان کی امتیں امیدوارِکرم بنی اس حمد کے جھنڈے تلے کھڑی ہوں گی۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي.(۱)

’’حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام میرے پرچم تلے ہوں گے۔‘‘

۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ.(۲)

’’روزِ محشر ہر شخص میرے جھنڈے (کی چھاؤں) تلے کشادگی کا منتظر ہوگا۔‘‘

۳۔ امام احمد بن حنبل کے الفاظ یہ ہیں:

آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي وَلَا فَخْرَ.(۳)

(۱) ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب فضل نسب النبي ﷺ، ۵: ۵۸۷، رقم: ۳۶۱۵

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۸۳، رقم: ۸۲
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۶

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

’’حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔‘‘

۸۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کی قیادت و سیادت کا شرف

قیامت کے دن حضور نبی اکرم ﷺ ہی تمام انبیاء کے قائد، امام، خطیب اور اُنہیں حق شفاعت دلانے والے ہوں گے۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ.(۱)

’’روزِ محشر سب نبیوں کا امام اور خطیب میں ہی ہوں گا۔‘‘

۹۔ تمام پیغمبروں اور اُمتوں پر گواہ

قیامت کے دن ہر نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوگا جبکہ حضور ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں پر گواہ ہوں گے۔

...... ۲۔ أبو يعلى، المسند، ۴: ۲۱۵، رقم: ۲۳۲۸

۳۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۱۸۱، رقم: ۱۴۸۸

۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۲

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب في فضل النبي ﷺ، ۵: ۵۸۶، رقم: ۳۶۱۳

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۳، رقم: ۴۳۱۴

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۳۷، رقم: ۲۱۲۸۳

۴۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۱۴۳، رقم: ۲۴۰، ۲۴۱

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo (۱)

’’پھر اُس دن کیا حال ہو گا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo‘‘

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ. (۲)

’’اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر اُمت میں اُنہی میں سے خود اُن پر گواہ اُٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم آپ کو ان سب (اُمتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔‘‘

۱۰۔ انبیاء کرام علیھم السلام اور تمام اُمم کا حضور ﷺ سے اِستغاثہ

روزِ محشر تمام انبیاے کرام علیھم السلام اور اُن کی امم آپ ﷺ سے مدد و اعانت طلب کریں گے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُس وقت کی سختی کو زائل فرمائے گا۔

صحیح بخاری میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَا

(۱) النساء، ۴: ۴۱

(۲) النحل، ۱۶: ۸۹

هُمْ كَذَلِكَ، اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسَى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. (۱)

’’قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آ جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے (مدد طلب کریں گے) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور آخر میں (تاجدارِ انبیاء) حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد طلب کریں گے۔‘‘

۱۱۔ اہلِ محشر کے لیے نجات کی بشارت دینے والے

حضور نبی اکرم ﷺ شدید کرب میں مبتلا اہلِ محشر کو نجات کی خوشخبری دینے والے ہوں گے۔ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے:

أَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا. (۲)

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الزكوٰة، باب من سأل الناس تكثرا، ۲: ۵۳۶، رقم: ۱۴۰۵
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۳۱۰
۳۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۳: ۲۶۹، رقم: ۳۵۰۹
۴۔ ديلمي، مسند الفردوس، ۲: ۳۷۷، رقم: ۳۶۷۷
۵۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۱
۶۔ ابن منده، الإيمان، ۲: ۸۵۴

(۲) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵: ۵۸۵، رقم: ۳۶۱۰
۲۔ دارمي، السنن، المقدمه، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۸
۳۔ أبو يعلى، المعجم، ۱: ۱۴۷، رقم: ۱۶۰
۴۔قسطلانی، المواهب اللدنيه، ۳: ۴۳۷

”(روزِ محشر) میں ہی خوشخبری دوں گا جب تمام لوگ یاسیت و نا اُمیدی میں مبتلا ہوں گے۔“

۱۲۔ پل صراط سے گزرنے میں اوّلیت کا شرف

روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ اپنی امت کو ساتھ لے کر پل صراط سے تمام انبیاء و اُمم سے پہلے گزریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ. (۱)

”جہنم کے اوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا، رسولوں میں سے سب سے پہلے میں اپنی امت کے ہمراہ اسے عبور کروں گا۔“

۱۳۔ پل صراط، میزان اور حوضِ کوثر پر اُمت کی غمگساری

جب میدانِ حشر میں نفسا نفسی کا عالم ہو گا، ہر کوئی سایۂ رحمت کی تلاش میں سرگرداں ہو گا، اولادِ آدم حضور ﷺ کے دامانِ کرم کی متلاشی ہو گی تو آپ ﷺ تین مقامات یعنی پل صراط، میزان اور حوضِ کوثر میں سے کسی ایک مقام پر ہوں گے، جہاں

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأذان، باب فضل السجود، ۱: ۲۷۸، رقم: ۷۷۳
۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ۶: ۲۷۰۴، رقم: ۷۰۰۰
۳۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۳۹، رقم: ۴۱۹
۴۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۴: ۲۲۰

آپ ﷺ اپنی گنہگار اُمت کی غمگساری فرما رہے ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُکَ؟ قَالَ: اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَکَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَکَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.(۱)

’’میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روز قیامت اپنے لیے شفاعت کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں (شفاعت) کرنے والا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے مجھے (پل) صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا: آقا! اگر میں وہاں آپ کو نہ مل سکا تو؟ فرمایا: میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! اگر وہاں بھی میں آپ کو نہ مل سکوں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو پھر مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ میں اِن تینوں مقامات میں سے کسی ایک مقام پر ہوں گا۔‘‘

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، کتاب صفة القيامه والرقائق والورع، باب ما جاء في شأن الصراط، ۴: ۶۲۱، رقم: ۲۴۳۳
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۷۸، رقم: ۱۲۸۴۸
۳۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۷: ۲۴۸، رقم: ۲۶۹۳
۴۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۴: ۲۳۰، رقم: ۵۴۸۶
۵۔ عسقلاني، فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ۸: ۴۲۶

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۱۴۔ کلماتِ حمد اور خصوصی نداء کا عطا کیا جانا

حضور نبی اکرم ﷺ کو روزِ قیامت بارگاہ خداوندی میں شفاعت کے لئے خصوصی کلماتِ حمد عطا کئے جائیں گے، جن سے آپ ﷺ اﷲ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

يُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ. (۱)

''(ربِ کائنات کی طرف سے) مجھے ایسے مخصوص کلماتِ حمد وثنا عطا کئے جائیں گے جو اس وقت مجھے مستحضر نہیں، میں انہی (مخصوص) کلماتِ حمد کے ساتھ اﷲ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا۔''

روزِ قیامت اﷲ تعالیٰ سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کو آواز دے گا۔ یوں قیامت کے دن کی کاروائی کا آغاز ندائے ''یا محمد'' سے ہو گا۔ جس طرح ہم جلسہ کی

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب التوحيد، باب کلام الرب ﷻ يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ۶: ۲۷۲۷، رقم: ۷۰۷۲

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ۱: ۱۸۳، رقم: ۱۹۳

۳۔ نسائي، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۳۰، رقم: ۱۱۱۳۱

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۳۵، رقم: ۹۶۲۱

۵۔ أبو يعلی، المسند، ۷: ۳۱۱، رقم: ۴۳۵۰

۶۔ ابن منده، الإيمان، ۲: ۸۴۱

کاروائی کا آغاز تلاوت سے کرتے ہیں۔ قیامت کی کاروائی کا آغاز حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم پاک سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو خصوصی کلماتِ حمد عطا فرمائے گا جو اس سے قبل کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے گئے ہوں گے۔

وَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ حَيْثُ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، حُفَاةً كَمَا خُلِقُوْا، سُكُوْتًا لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْکَ، وَلَکَ وَإِلَيْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْبَيْتِ، قَالَ: فَذٰلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي ذَکَرَ اللهُ. (۱)

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے۔ لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اذنِ الٰہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا: محمد! حضور نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بھلائی تیرے لئے اور تیری طرف ہے۔ تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذاتِ بابرکات، بلند اور پاک ہے۔ اے بیت اللہ کے رب! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جس جگہ کھڑے ہو کر آپ یہ حمد بیان کریں گے) وہی مقام محمود ہے جس کا قرآن

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۴

۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۹، رقم: ۳۱۷۴۴

کریم میں ذکر آیا ہے۔‘‘

۱۵۔ اوّلین و آخرین کا حضور ﷺ کی مدح سرائی کرنا

قیامت کے دن حضور ﷺ مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے اور تمام اولین و آخرین آپ ﷺ کی ثنا خوانی کریں گے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیتِ کریمہ ’’عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا‘‘ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أن یقیمک ربّک مقاما محمودا، مقام الشفاعة محمودا، یحمدک الأوّلون والآخرون. (۱)

’’آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود یعنی مقامِ شفاعت پر جلوہ افروز فرمائے گا درآنحالیکہ آپ محمود ہوں گے، اولین و آخریں سب آپ کی تعریف کریں گے۔‘‘

۲۔ حافظ ابنِ کثیرؒ (۷۰۰-۷۷۴ھ) نے مقامِ محمود کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اِس مقام پر نہ صرف تمام مخلوق بلکہ اللہ رب العزت بھی آپ کی تعریف بیان فرمائے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں:

إفعل هذا الّذي أمرتک به، لنقیمک یوم القیامة مقامًا یحمدک فیه الخلائق کلّهم وخالقهم تبارک وتعالی. (۲)

’’اے محبوب! آپ یہ عمل (نمازِ تہجد) ادا کیجئے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے تاکہ روزِ قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود

(۱) فیروز آبادی، تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس: ۲۴۰

(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۵: ۱۰۳

خالقِ کائنات بھی آپ کی حمد وثناء بیان فرمائے گا۔‘‘

۳۔ اس مضمون کو امام خازنؒ (۷۲۵ھ) ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

والمقام المحمود هو مقام الشفاعة، لأنّه يحمده فيه الأوّلون والاٰخرون. (۱)

’’مقامِ محمود ہی مقامِ شفاعت ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں اولین و آخرین حضور ﷺ کی توصیف بیان کریں گے۔‘‘

۴۔ امام جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

يحمدک فيه الأولون والآخرون وهو مقام الشّفاعة. (۲)

’’جس جگہ اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی حمد کریں گے وہ مقامِ شفاعت ہوگا۔‘‘

۱۶۔ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریزی کا شرفِ اوّلین

روزِ قیامت بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہونے کی اجازت سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کو ملے گی جس کی وجہ سے اہلِ محشر انتظار کی تکلیف سے نجات پائیں گے۔ سب سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت بھی آپ ﷺ ہی کو دی جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. ...... (۳)

(۱) خازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳: ۱۴۲

(۲) سيوطی، جلالين: ۲۹۰

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۹، رقم: ۲۱۷۸۵

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۵۲۰، رقم: ۳۷۸۴

’’قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت ہو گی اور سب سے پہلے مجھے ہی (سجدہ سے) سر اُٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔‘‘

۱۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو خلعتِ فاخرہ کا پہنایا جانا

روزِ محشر جب لوگ اکٹھے ہوں گے تو وہ برہنہ ہوں گے، اُن کے تن لباس سے عاری ہوں گے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہو گی کہ اُس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو خلعتِ فاخرہ زیب تن کرایا جائے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ. (۱)

’’میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس پر سب سے پہلے زمین شق ہو گی، پس مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی۔‘‘

۲۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلَى تَلٍّ فَيَكْسُوْنِي رَبِّي حُلَّةً خَضْرَاءَ ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَأَقُوْلُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَقُوْلَ. (۲)

...... ۲۔ بيهقی، شعب الايمان، ۳: ۱۷۰، رقم: ۲۸۴۵
۳۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۲۲۵
۴۔ سيوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۳۹۲

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، کتاب المناقب، باب في فضل النبی ﷺ، ۵: ۵۸۵، رقم: ۳۶۱۱
۲۔ قاضی عياض، الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰی ﷺ، ۱: ۱۲۸
۳۔ ابن کثير، البداية والنهاية، ۱۰: ۲۶۳

(۲) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۵۶، رقم: ۱۵۸۲۱ ___

”روزِ قیامت لوگوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو اُس وقت میں اور میرے اُمتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا لباسِ فاخرہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اِذنِ کلام دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا۔“

۱۸۔ مقامِ محمود کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہونے کا شرف

مقامِ محمود، حضور نبی اکرم ﷺ کے خواصِ اُخروی میں سے ہے۔ روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کو جس اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز کیا جائے گا اُسے قرآن حکیم میں مقامِ محمود کا نام دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (۱)

”اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لئے زیادہ (کی گئی) ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○“

ائمۂ تفسیر و حدیث نے مقامِ محمود کے مختلف معانی اور تعبیرات بیان کی ہیں۔ جن میں دو زیادہ اہم ہیں:

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۹۹، رقم: ۶۴۷۹
۳۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۳
۴۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۳۳۶، رقم: ۸۷۹۷
(۱) بنی اسرائيل، ۱۷: ۷۹